احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 30۔اگست 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 30/اگست 2013ء 22 شوال 1434 ہجری 30 ظہور 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 197

صبر کا مظاہرہ کرو

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو دشمن سے مڈھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے خیر وعافیت کی دعا مانگو لیکن دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب کراھة تمنی لقاء العدو حدیث نمبر 3276)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دنیا میں دو قسم کے دکھ ہوتے ہیں۔ بعض دکھ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں تسلی دی جاتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے فرشتے سکینت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اس قسم کے دکھ نبیوں اور راستبازوں کو بھی ملتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور ابتلاء آتے ہیں (۔) ان دکھوں کا انجام راحت ہوتا ہے اور درمیان میں بھی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ خدا کی طرف سے صبر اور سکینت ان کو دی جاتی ہے مگر دوسری قسم دکھ کی وہ ہے جس میں یہی نہیں کہ دکھ ہوتا ہے بلکہ اس میں صبر وثبات کھویا جاتا ہے۔ اس میں نہ انسان مرتا ہے نہ جیتا ہے اور سخت مصیبت اور بلا میں ہوتا ہے۔ یہ شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے (۔) اور اس قسم کے دکھوں سے بچنے کا یہی طریق اور علاج ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے کیونکہ دنیا کی زندگی چندروزہ ہے اور اس زندگی میں شیطان اس کی تاک میں لگا رہتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کو خدا سے دور پھینک دے اور نفس اس کو دھوکا دیتا رہتا ہے کہ ابھی بہت عرصہ تک زندہ رہنا ہے لیکن یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ اگر انسان اس دھوکے میں آکر خدا تعالیٰ سے دور جا پڑے اور نیکیوں سے دستکش ہو جاوے۔ موت ہر وقت قریب ہے اور یہی زندگی دارالعمل ہے۔ مرنے کے ساتھ ہی عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جس وقت یہ زندگی کے دم پورے ہوئے پھر کوئی قدرت اور توفیق کسی عمل کی نہیں ملتی خواہ تم کتنی ہی کوشش کرو مگر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کوئی عمل نہیں کر سکو گے اور ان گناہوں کی تلافی کا وقت جاتا رہے گا اور اس بدعملی کا نتیجہ آخر بھگتنا پڑے گا۔

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔ اس واسطے نمازوں میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا اور سچے ایمان پر قائم رکھ (آمین) کیونکہ انسان جس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اس کو ملتی ہے اور جس سے لاپروائی کرتا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔ جوئندہ یابندہ مثل مشہور ہے مگر جو گناہ کی فکر نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے وہ پاک نہیں ہو سکتے۔ گناہوں سے وہی پاک ہوتے ہیں جن کو یہ فکر لگی رہتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 607)

ایجادات کے ذریعے وحدت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

”یہ زمانہ...... بھی جمع کا زمانہ ہے۔ اتنی دُور دُور کے ممالک ایک جگہ مختلف رنگ میں جمع ہو جاتے ہیں کہ انسان کی عقل حیرت میں مبتلا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس بات کا ہمیں مزید یقین دلانے کیلئے...... ایسی نئی ایجادات فرما دی ہیں جن کے نتیجہ میں یہاں بیٹھے ہم دُور دُور کے احمدیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور اکٹھے ایک جگہ جمع ہو چکے ہیں...... اب یہ سلسلہ...... پھیلتا چلا جائے گا اور ظاہری طور پر بھی صرف جماعت احمدیہ ہے اور صرف جماعت احمدیہ ہے جس کو خدا نے یہ توفیق بخشی ہے کہ اس طرح ایک زمانے کے مختلف لوگوں کو بھی ایک ہاتھ پر جمع کر دے۔“

(ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ 445,444)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ

آج کے پروگرام

2:00pm	جلسہ سالانہ 2013ء کا معائنہ
4:00 pm	براہ راست نشریات کا آغاز
5:00 pm	خطبہ جمعہ
8:25pm	پرچم کشائی
8:30pm	حضور انور کا افتتاحی خطاب

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں

قربانی بکرا -/14000 روپے

قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

قافلے در قافلے عشاق کے

قافلے در قافلے عشاق کے
آئے ہیں مہماں مسیح پاک کے
کس کی قربت نے انہیں روشن کیا
جگمگا اُٹھے ہیں انساں خاک کے

قافلے در قافلے عشاق کے
آئے ہیں مہماں مسیح پاک کے

بھول کے دنیا کے سب سُود و زیاں
تین دن، نوروں نہائیں گے یہاں
یوں ہی پروانے نہیں سرشار سے
ایک شمع رُو ہے اِن کے درمیاں

قافلے در قافلے عشاق کے
آئے ہیں مہماں مسیح پاک کے

چار سُو چرچے رُخِ انوار کے
اک حسیں صورت گل و گلزار کے
آسماں سے رحمتوں کا ہے نزول
آئے ہیں موسم وصالِ یار کے

قافلے در قافلے عشاق کے
آئے ہیں مہماں مسیح پاک کے

زندگی بخشیں گے پھر مہکے گلاب
اس زمیں پہ آسمانی سے خطاب
آنسوؤں سے تر بتر سجدے یہاں
عالَمِ ہستی میں گویا انقلاب

قافلے در قافلے عشاق کے
آئے ہیں مہماں مسیح پاک کے

تذکرے ہوں گے یہاں قرآن کے
مصطفیٰ ﷺ کی عظمتوں کے شان کے
زندگی کیا تھی مسیحِ وقت کی
نیکیوں کے، حُسن اور احسان کے

قافلے در قافلے عشاق کے
آئے ہیں مہماں مسیح پاک کے

یہ محبت یہ اطاعت با کمال
ہے خدائے مہرباں کا ہی جمال
ایک ہی آواز پہ بیٹھیں اُٹھیں
کوئی دکھلائے ہمیں ایسی مثال

قافلے در قافلے عشاق کے
آئے ہیں مہماں مسیح پاک کے

آؤ روز و شب ہمارے دیکھ لو
چاند سے ملتے ستارے دیکھ لو
اب زمیں پہ ہے خدائی یہ نظام
دیکھنے والو نظارے دیکھ لو

قافلے در قافلے عشاق کے
آئے ہیں مہماں مسیح پاک کے

مبارک صدیقی

غیبی نصرت کے نظارے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

زلزلے کا ذکر ہے باہر باغ میں ہم ہوتے تھے۔ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی۔ فرمانے لگے قرض لے لیں پھر فرمانے لگے قرضہ ختم ہوجائے گا تو پھر کیا کریں گے۔ چلو خدا سے مانگیں۔ نماز پڑھ کر جب آئے تو پھر فرمانے لگے ضرورت پوری ہوگئی۔ ایک شخص بالکل میلے کچیلے کپڑوں والا نماز کے بعد مجھے ملا۔ اس نے السلام علیکم کر کے ایک تھیلی نکال کر دی۔ اس کی حالت سے میں نے سمجھا کہ یہ پیسوں کی تھیلی ہوگی۔ کھولا تو معلوم ہوا کہ دوسو روپیہ ہے۔ تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی حاجات کو جو اس پر توکل رکھتے ہیں اس طرح پورا کیا کرتا ہے۔ تم کبھی دوسرے پر بھروسہ نہ رکھو۔

سوال ایک زبان سے ہوتا ہے ایک نظر سے۔ تم نظر سے بھی کبھی سوال نہ کرو۔ پس جب تم ایسا کرو گے تو پھر خدا تعالیٰ خود سامان کرے گا۔ اس صورت میں جب کوئی تمہیں کچھ دے گا بھی تو دینے والا پھر تم پر احسان نہیں سمجھے گا بلکہ تمہارا احسان اپنے اوپر سمجھے گا۔

(انوار العلوم جلد 3 ص 292

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

طاعون کے نشان پر ایک اعتراض کا جواب

خدا نے وعدہ کے مطابق قادیان کو محفوظ رکھا

یہ معروف حقائق تو سب جانتے ہیں کہ فروری 1898ء میں حضرت مسیح موعود نے ایک اشتہار شائع فرمایا اور اس میں تحریر فرمایا۔

''میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 185)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے اس اشتہار کے آغاز میں تحریر فرمایا تھا کہ اس وقت تک ہندوستان میں طاعون بڑی حد تک بمبئی میں محدود تھی اور 1896ء کے سال میں اور اگست 1897ء تک بمبئی شہر میں 10 ہزار 813 اموات طاعون کی وجہ سے ہوئی تھیں۔ اور اس اشتہار سے قبل پنجاب میں طاعون کی کوئی ایسی شدید وبا موجود نہیں تھی۔ 1896ء اور اگست 1897ء تک پنجاب میں صرف 6 افراد کو طاعون ہوئی تھی (The Plague in India 1896, 1897 Vol ii,p 134,108) اس کے بعد اکتوبر 1897ء میں ضلع جالندھر کے ایک گاؤں کھٹکار کلاں میں طاعون کی کچھ وارداتیں ہوئی تھیں۔ (Imperial Gazetteer of India, v. 14, p. 222.)

اس پیشگوئی کے بعد پنجاب میں اس زور کی طاعون کی وبا شروع ہوئی کہ ہندوستان تو کیا پوری دنیا کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہو کر ایک نشان بن گئی اور یہ وبا دنیا کی تاریخ کا ایک معروف واقعہ ہے۔ یہاں پر اس نشان کی تفصیلات بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کا انکار مختلف حیلے بہانوں سے کیا جاتا ہے۔ یہ بات قابل تعجب ہے کہ بعض لوگوں نے اس روشن نشان سے انکار کرنے کیلئے یہ عجیب و غریب دعویٰ پیش کرنا شروع کیا ہے کہ اس پیشگوئی کے بعد صرف قادیان میں ہی طاعون کی وبا پھیلی تھی اور قادیان کے اردگرد کے شہر طاعون سے محفوظ رہے تھے۔

مثلاً انٹرنیٹ پر "ادارہ دعوت و ارشاد یو ایس اے" کی سائٹ پر اس وبا کے بارے میں یہ الفاظ تحریر ہیں۔

"However, even though the cities neighbouring Qadian were not affected by the plague, Qadian was ravaged by the plague for almost one year. :" (http://irshad.org/qa dianism/ prophece.php)

ترجمہ: تاہم قادیان کے اردگرد کے شہر تو طاعون سے متاثر نہیں ہوئے تھے، قادیان تقریباً ایک سال تک طاعون کا نشانہ بنا رہا۔

اس طرح لکھنے والا یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ پیشگوئی تو یہ کی گئی تھی کہ پنجاب میں طاعون کی خوفناک وبا پھیلے گی اور اس کے برعکس قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود نے اپریل 1902ء میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ اس قسم کی طاعون سے محفوظ رہے گا جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں یہاں تک کہ بھاگنے اور منتشر ہونے کی نوبت آ جائے۔

(روحانی خزائن جلد 18 ص 237)

اور اس کے برعکس یہ ہوا کہ قادیان کے اردگرد پنجاب کا حصہ تو طاعون سے محفوظ رہا لیکن قادیان طاعون کا نشانہ بن گیا۔

اگر تو صرف اس پیشگوئی کے واضح طور پر پورا ہونے سے انکار کیا جاتا تو اور بات تھی لیکن ان الفاظ میں مصنف نے بوکھلا کر دنیا کی تاریخ کے ایک مشہور واقعہ سے مکمل طور پر انکار کر دیا ہے۔ اور گو کہ گول مول الفاظ میں یہ لکھا ہے کہ قادیان کے اردگرد شہروں میں طاعون نہیں ہوئی تھی اور یہ واضح نہیں کیا کہ اردگرد سے کیا مراد ہے لیکن چونکہ قادیان صوبہ پنجاب میں واقعہ ہے اور حضرت مسیح موعود نے واضح طور پر پیشگوئی فرمائی تھی کہ اب پنجاب میں یہ وبا خوفناک انداز میں پھیلے گی، اس لیے ہم پنجاب کے حوالے سے اس خلاف عقل دعوے کا جائزہ پیش کریں گے۔

جیسا کہ ہم بعد میں ذکر کریں گے کہ مصنف نے حضرت مسیح موعود کے ایک خط میں تحریف کر کے اپنی طرف سے ثبوت پیش کیا ہے اور یہ خط 1904ء میں لکھا گیا تھا۔ اس لئے ہم سب سے پہلے 1904ء کا تجزیہ پیش کریں گے۔

اگر ہم 1904ء کا جائزہ لیں تو اس سال کے دوران پورے ہندوستان میں طاعون سے دس لاکھ سے زائد یعنی 10 لاکھ 40 ہزار 429 اموات ہوئی تھیں اور اس سال پنجاب سب سے زیادہ اس وبا کا نشانہ بنا تھا اور صرف اس سال کے دوران پنجاب میں طاعون سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ تھی۔ یہ تمام اعداد و شمار با آسانی انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔

Internet Archives پر ملاحظہ کیجئے

"A treatise on plague; dealing with the historical, epidemiological, clinical, therapeutic and preventive aspects of the disease"

چونکہ یہ اعتراض امریکہ سے آیا ہے، اس لیے ہم امریکہ کا حوالہ بھی دے دیتے ہیں۔ نیویارک ٹائمز 23 مئی 1905 میں بھی یہ اعداد و شمار ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ اور یہ حوالہ بھی انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

جس کتاب کا حوالہ درج کیا گیا ہے اس کے صفحہ 196 پر واضح طور پر امرتسر کے علاقہ میں اس وبا کے پھیلنے کا ذکر کیا گیا ہے اور امرتسر قادیان کے بالکل قریب ہے۔ یہ حقائق بالکل واضح ہیں۔ کوئی یہ گمان نہیں کر سکتا کہ 1904ء میں پنجاب میں جو ساڑھے تین لاکھ سے زائد اموات ہوئی تھیں، وہ ساری کی ساری قادیان میں ہوئی تھیں۔ اس وقت قادیان کی ساری آبادی چند ہزار سے زیادہ نہیں تھی۔ ان اعداد و شمار پر ایک نظر ہی اس بات کو واضح کر دیتی ہے کہ اس وقت حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق پنجاب بھر میں لاکھوں افراد طاعون سے ہلاک ہو رہے تھے۔

صرف 1906ء-1907ء کے سال میں پنجاب میں طاعون سے ہونے والی اموات کی تعداد چھ لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ تھی اور 1901ء سے 1911ء کے درمیان پنجاب میں بیس لاکھ افراد طاعون سے ہلاک ہوئے تھے۔ ایک اندازہ کے مطابق 1896ء اور 1906ء کے درمیان ہندوستان میں تیس لاکھ اور چالیس لاکھ کے درمیان افراد طاعون کا شکار ہوئے تھے اور صرف 1907ء کے دوران ہندوستان میں بیس لاکھ افراد طاعون سے ہلاک ہوئے تھے۔

(حوالہ History Database Research 1904-1907)

یہ حوالہ انٹرنیٹ پر موجود ہے

ان اعداد و شمار سے بھی اس پیشگوئی کی عظمت کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے 1898ء کے شروع میں یہ پیشگوئی شائع فرمائی تھی اور یہ پیشگوئی یہ تھی کہ پنجاب میں طاعون کی خوفناک وبا پھیلے گی۔ 1897ء میں پنجاب بھر میں صرف 197 افراد طاعون سے مرے تھے۔ جبکہ یہ تعداد بڑھتے بڑھتے یہ حالت ہوئی کہ 1905ء میں 3 لاکھ 34 ہزار 897 افراد طاعون سے ہلاک ہوئے۔ اور جیسا کہ ہم پہلے حوالہ درج کر چکے ہیں کہ 1907ء میں پنجاب میں طاعون سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر ساڑھے چھ لاکھ کے قریب ہو گئی۔

The 1911 Encyclopedia, Plague http://www.1911 encyclopedia. org/Pl ague# Plague_in_India)

اگر ان معروف اعداد و شمار کے باوجود اگر کسی عقلمند کا یہ خیال ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور اردگرد کے علاقے میں صرف قادیان ہی طاعون کا شکار بنا ہوا تھا تو اس شخص کی ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں۔

یہ جھوٹ تحریر کرنے کے بعد کہ قادیان کے اردگرد علاقے میں کہیں طاعون کی وبا نہیں پھیلی تھی لکھنے والے نے ایک اور جھوٹ اس غرض کے لئے گھڑا ہے کہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ اس علاقے میں صرف قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہو رہی تھیں۔ اور اس غرض کے لئے انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک خط میں تحریف کر کے اس کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ یہ خط حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو لکھا گیا تھا۔ اس سائٹ پر اس خط کا جو ترجمہ درج کیا گیا وہ یہ ہے۔

"Plague has not spared even our own house. The elderly Ghausan (an elderly woman) was afflicted by it. We expelled her from the house. Ustad Muhammad Din was also struck with plague. We turned him out too. Today, another woman who was visiting us and had come from Delhi was also struck with plague. I also fell seriously ill and I felt that between me and death were only a few seconds."

(Maktubat-i-Ahmadiyya, Vol 5, P. 115)

اس تحریف شدہ عبارت کا اردو میں ترجمہ اس طرح بنے گا۔

'' طاعون نے ہمارے گھر کو بھی نہیں چھوڑا۔ بڑی غوثاں (ایک معمر عورت) کو طاعون ہو گیا ہے۔ ہم نے اسے گھر سے نکال دیا ہے۔ استاد محمد

دین کو بھی طاعون ہوگیا ہے۔ ہم نے اسے بھی نکال دیا ہے۔ آج ہمارے گھر میں ایک عورت جو دہلی سے آئی تھی اسے بھی طاعون ہوگیا۔ میں بھی بہت بیمار ہوگیا اور مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ مجھ میں اور موت میں صرف چند سیکنڈ کا فاصلہ ہے۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم ص 115)

حضرت مسیح موعود کا یہ مکتوب تحریر فرمودہ 6۔اپریل 1904ء جو کہ پہلے مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم ص 115 پر شائع ہوا تھا اور مکتوباتِ احمد جلد دوئم کے صفحہ نمبر 267 پر موجود ہے۔ ہر کوئی خود ملاحظہ کرسکتا ہے۔اس کی اصل عبارت مندرجہ بالا تحریف شدہ عبارت سے بالکل مختلف ہے۔اس کے متعلقہ جملوں کی اصل عبارت درج کی جاتی ہے۔

''آج کی ڈاک میں آپ کا خط مجھ کو ملا۔اس وقت تک خدا کے فضل و کرم اور جود اور احسان سے ہمارے گھر میں اور آپ کے گھر میں بالکل خیر وعافیت ہے۔ بڑی غوثاں کو تپ ہوگیا تھا۔اس کو گھر سے نکال دیا ہے۔لیکن میری دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے۔احتیاطاً نکال دیا ہے اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہوگیا اور گلٹی بھی نکل آئی۔ اس کو بھی باہر نکال دیا ہے...... آج ہمارے گھر میں ایک مہمان عورت جو دہلی سے آئی تھی بخار ہو گیا......

میں تو دن رات دعا کر رہا ہوں اور اس قدر زور اور توجہ سے دعائیں کی گئی ہیں کہ بعض اوقات میں ایسا بیمار ہوگیا کہ یہ وہم ہوگیا کہ شاید دو تین منٹ کی جان باقی ہے اور خطرناک آثار شروع ہوگئے۔''

سرسری موازنہ ہی اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ معترض نے دروغگوئی سے کام لیتے ہوئے تحریف شدہ ترجمہ اس عبارت میں شامل کیا ہے۔

1۔حضرت مسیح موعود نے اس خط میں کہیں یہ ذکر نہیں فرمایا کہ نعوذ باللہ ان کے گھر میں طاعون کی وارداتیں ہو رہی ہیں بلکہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ ان کے گھر میں ہر طرح خیریت ہے۔

2۔حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے کہ بڑی غوثاں کو صرف بخار ہے اور طاعون نہیں ہے۔ جبکہ تحریف شدہ ترجمہ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ غوثاں کو طاعون ہوگئی ہے۔

3۔دین محمد صاحب کے بارے میں تحریف شدہ عبارت میں یہ لکھا ہے کہ انہیں طاعون ہوگئی ہے۔ جبکہ اصل عبارت میں صرف یہ لکھا ہے انہیں بخار ہوگیا ہے اور گلٹی نکلی ہوئی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ بخار اور گلٹی (LYMPH NODE) صرف طاعون میں نہیں بلکہ بیسیوں اور قسم کی بیماریوں میں بھی ظاہر ہوتی ہے جس میں TONSILLTIS اور گلے کی عام انفکشن بھی شامل ہیں۔ اور اس وبا کے دوران ایسے لوگوں کو بھی کچھ دیر کیلئے عام لوگوں سے علیحدہ رکھتے تھے۔

4۔ دہلی سے مہمان آنے والی عورت کے متعلق بھی اصل عبارت میں صرف یہ لکھا ہے کہ اسے بخار ہے۔ جبکہ تحریف شدہ عبارت میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اسے طاعون ہوگئی ہے۔ خدا جانے اس معترض کو کس نے یہ بتا دیا ہے کہ بخار صرف طاعون کے نتیجہ میں ہوتا ہے اور کسی بیماری میں نہیں ہوتا ہے۔

یہ حقیقت ظاہر ہے کہ اس مختصر عبارت میں جھوٹ پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ اور اس بے شرمی سے بولا گیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ معترض کو جوشِ تعصب میں یہ بھی پرواہ نہیں کہ وہ اس حقیقت کو جھٹلا رہا جو کہ صرف طبی تاریخ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کی تاریخ کا ایک معروف واقعہ ہے۔اگر ان کے ہاتھ میں کوئی ایسا اعتراض ہوتا جس کی بنیاد سچائی پر ہوتی تو انہیں اس دروغگوئی پر مجبور ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

مکرم علی منور عدیم صاحب | اخبار آزاد نیویارک

ڈاکٹر عبدالسلام پر ایک کتاب۔تعارف وتبصرہ

نوبیل انعام پانے والے پہلے ...... پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو ان کی زندگی میں جدید زمانے کا آئن سٹائن کہا جاتا تھا۔وہ 1961ء سے 1974ء تک تین پاکستانی صدور کے سائنسی مشیر رہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے جمہوری وزیراعظم اور پاکستانیوں کو قرآن کے بعد سب سے مقدس کتاب سن 1973ء کا آئین دینے والی قومی اسمبلی نے جب احمدیوں کو کافر قرار دیا تو ڈاکٹر عبدالسلام کو 10 دسمبر 1979ء کو نوبیل انعام ملا تھا۔اس وقت کے صدر ضیاء الحق نے حکومت کی طرف سے 18 دسمبر 1979ء کو انہیں پاکستان بلا کر نشان پاکستان اور قائداعظم یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا،نوبیل انعام ملنے کے فوری بعد بھارت کی وزیراعظم اندرا گاندھی نے ڈاکٹر عبدالسلام کو بھارت کی شہریت اختیار کرنے پر دوسو کروڑ روپے دینے،ان کے نام سے ڈاکٹر عبدالسلام یونیورسٹی قائم کرنے اور بھارت میں ان کے لئے ریسرچ لیبارٹری قائم کر کے دینے کی پیشکش کی مگر ڈاکٹر عبدالسلام نے یہ پیشکش یہ کہہ کر ٹھکرادی کہ میں اول و آخر پاکستانی ہوں،انہوں نے آخر تک پاکستان کی شہریت برقرار رکھی اور مرنے کے بعد پاکستان کے شہر ربوہ میں دفن ہوئے۔ 1984ء میں ضیاء الحق نے احمدیوں کے خلاف ایسے اقدامات کئے جو دنیا میں کسی بھی اقلیت کے لئے انوکھے تھے۔پاکستانیوں کو پاسپورٹ حاصل کرنے کے لئے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ 1988ء میں ڈاکٹر عبدالسلام ملتان یونیورسٹی میں سائنس پر تقریر کرنے آئے۔ اسلامی جمعیت طلباء والوں نے وائس چانسلر کو الٹی میٹم دے دیا کہ اگر ڈاکٹر عبدالسلام کی تقریر ہوئی تو وہ بائیکاٹ اور ہنگامہ کریں گے چنانچہ وہ تقریر کئے بغیر ہی وائس چانسلر کے کمرے میں تین گھنٹے بیٹھ کر مایوس چلے گئے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ پاکستان میں یہ سلوک ہوتا رہا لیکن اس بحث میں الجھے بغیر کہ وہ مسلمان تھے یا کافر تھے انہوں نے پاکستان اور مسلمانوں کے بارے میں کیا سوچا ان کے دل میں پاکستان اور اسلام کے لئے کتنی محبت تھی اور مسلمانوں کی سائنس میں ترقی کے لئے ان کے کیا خیالات تھے یہ بات اہم ہے۔ڈاکٹر عبدالسلام نے ایک بار صدر جنرل ضیاء الحق سے کہا تھا کہ وہ اپنے آپ کو بوعلی سینا کی طرح سمجھتے ہیں۔ بوعلی سینا بھی جب تک حیات تھے اس وقت کے ملا انہیں کافر سمجھتے تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کا خیال تھا کہ اسلام نے پیشہ ور مذہبی مبلغین کے طبقے کو ختم کر کے اچھا نہیں کیا کیونکہ جب اصلی اسکالرز نہ ہوں تو خودساختہ مذہبی اجارہ دار پیدا ہو جاتے ہیں ان کا اشارہ یہودیت اور عیسائیت کی طرف تھا جس میں ربائی اور Priests کا طبقہ ہوتا ہے۔اسلام میں یہ اختصاص نہیں ہے۔ ہر شخص مبلغ بن سکتا ہے،امام کا عہدہ نہیں ہوتا کوئی بھی شخص آگے بڑھ کر امامت کر سکتا ہے۔ ربائی اور Priests اندرونی مذہبی نظام کے تحت علم کی کوئی نہ کوئی سطح پر پہنچ کر اپنا رتبہ حاصل کرتے ہیں۔اسلام میں کوئی جاہل آدمی اپنے آپ کو علمی سطح حاصل کئے بغیر بھی ''عالم'' کہلا سکتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کہتے ہیں کہ اگر کسی یہودی کے چار بیٹے اور صرف ایک بیٹی ہو تو وہ شخص اپنی بیٹی کی شادی کسی ربائی سے کرنا پسند کرے گا کیونکہ اسے معلوم ہے ربائی کے ہاں علم کی دولت ہوتی ہے۔ہم کار، بنگلہ اور بینک بیلنس دیکھتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام برصغیر ہندو پاکستان میں اسلام کی آمد کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں اسلام اس وقت آیا جب مسلمانوں کی سائنسی ترقی کا دور ختم ہو چکا تھا،مسلم امہ نے ساتویں صدی عیسوی کے درمیان یونان کے فلسفیوں کی کتابوں کا ترجمہ کر کے اور ان کے شروع کئے گئے سائنسی خیالات کو مزید بڑھا کر بے مثال کارنامے انجام دیئے۔ اسلام اور خاص کر سپین میں مسلمانوں کے اعلیٰ عروج کا زمانہ زیادہ سے زیادہ تیرھویں اور چودھویں صدی تک رہا۔اسی زمانے میں ہمارے بڑے بڑے اسلامی سکالرز اور سائنسی محققین پیدا ہوئے جن پر عالم اسلام آج تک ناز کرتا ہے ان بڑے سکالرز میں بوعلی سینا کے علاوہ الرازی، جابر بن حیان، الخوارزمی، ابولوفا، البیرونی، عمر خیام، ابو القاسم جراح، وغیرہ سب ہی اسی دور کی پیداوار ہیں۔ ہندوستان میں گیارہویں اور بارہویں صدی کے بعد یقیناً طاقتور حکمران اور فاتح آئے لیکن ان میں سے کوئی بھی حکمران کوئی بڑی علمی یا تحقیقی درسگاہ کی یادگار قائم نہیں کرسکا۔مسلمان حکمرانوں نے صرف تاج محل، بادشاہی مسجد اور شالامار باغ یاد میں چھوڑا ہے،ڈاکٹر عبدالسلام کے خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے میرا مستزاد خیال یہ ہے کہ ہندوستان کے ان مسلم حکمرانوں کی فتوحات کے ساتھ ملاؤں، پیروں، صوفیوں اور ولیوں کا مذہبی و ثقافتی عروج ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کو سائنسی اور دنیاوی علمی کام کرنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ تھے اسی وجہ سے سائنسی، تحقیقی اور علمی مراکز قائم نہیں ہو سکے، اکثر اوقات حکمران وقت اور صوفیوں درویشوں کی آپس میں ٹھنی رہی۔اس عرصے میں یورپ میں سائنسی ترقی کی اور نوآبادیاتی نظام قائم کر کے مختلف مسلم ممالک کو اپنے زیر تسلط لے آئے۔ اس میں بلاشبہ غیر مسلموں کی سائنسی اور صنعتی ترقی کا بڑا دخل ہے۔

پاکستان کے موجودہ دور میں ڈاکٹر عبدالسلام کے اب خیالات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کے درج بالا خیالات مولف محمد زکریا ورک کی نئی کتاب ''ڈاکٹر عبدالسلام، مسلمانوں کا نیوٹن'' سے لئے گئے ہیں، کتاب میں بعض خامیوں کے باوجود ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں یہ ایسی کتاب ہے جسے بالغ ذہن افراد مذہبی تعصب کو درگزر کرتے ہوئے پڑھ سکتے ہیں اور کچھ نہ کچھ بصیرت بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ مسلم امہ کی نشاۃ ثانیہ ڈاکٹر عبدالسلام کے خیال کے مطابق مسلمانوں کی سائنس میں تحقیق اور ترقی میں مضمر ہے۔

(ماخوذ۔از اخبار آزاد نیویارک 13 دسمبر 2003ء)

☆......☆......☆

مکرم ریاض احمد ملک صاحب امیر ضلع چکوال

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب سے ایک ملاقات

آپ نے ''ضلع چکوال تاریخ احمدیت'' لکھنے کے خواب کو عملی جامہ پہنایا

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب دوالمیال بھی کئی مرتبہ تشریف لائے اور احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں ان کی تقاریر سننے کا موقع ملا اور آپ کی مدلل تقاریر کو سن کر دل میں ہمیشہ آپ کے لئے دعائیں نکلتی تھیں اور خاص کر آپ کا تاریخ احمدیت کے واقعات اور شب و روز ترقی کو قلمبند کرنے کا کارنامہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب سے میری ملاقات 1995ء میں آپ کے دفتر میں ہوئی جس نے مجھے لکھاری بنا دیا۔اور مجھ ناچیز کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ''ضلع چکوال تاریخ احمدیت'' کی ترتیب و تالیف کردی۔یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں،حضور پُرنور کی شفقتوں، بزرگوں کی دعاؤں اور محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی صحیح راہنمائی اور محبتوں کی بدولت مجھ ناچیز کو اس خدمت کا موقع ملا۔اس پر جتنا بھی میں اللہ تعالیٰ کا شکرادا کروں کم ہے۔

اس روح پرور، ہمتیں بڑھانے، حوصلوں کو نیا جذبہ بخشنے والی ملاقات جو میری خوش بختی اور میرے ارادوں کو مستحکم کرنیوالی تھی۔جس نے میرے اندر کے سوئے ہوئے ادیب کو جگا دیا اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

میں نے اخبار الفضل ربوہ میں مورخہ 15 جون 1996ء کو ایک اعلان شائع کروایا تھا کہ تاریخ احمدیت چکوال لکھنے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے اور احباب جماعت سے درخواست کی کہ تاریخ احمدیت ضلع چکوال کے واقعات۔رفقاء حضرت مسیح موعود کے نام اور ان کے روح پرور واقعات تصاویر۔اور تاریخ احمدیت ضلع چکوال کا متعلقہ مواد ارسال کریں تا کہ اس اہم فریضہ کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

تاریخ احمدیت ضلع چکوال کے حوالہ جات کو اکٹھا کرنے کی غرض سے میں خلافت لائبریری کے پرانے ریکارڈ سیکشن میں مکرم نصیر احمد فوجی صاحب سے پرانے اخبارت اور ''رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود سے حوالہ جات لے رہا تھا۔حضرت مولوی احمد الدین صاحب آف منارہ ضلع چکوال جن کا شمار حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں ہوتا ہے اور آپ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ آپ ضلع چکوال سے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے ہیں اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر آمنا وصدقنا کہنے والے اور ضلع چکوال میں احمدیت کی ابتدا کرنے والے تھے۔رجسٹر روایات میں ان کی روایات نہ ملنے پر میں نے مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے پاس ملاقات کی غرض سے حاضری دی تا کہ حضرت مولوی احمد دین صاحب آف منارہ کے بارے میں معلومات لے سکوں۔

خاکسار آپ کے کمرے میں داخل ہوا۔آپ نے نہایت انہماک سے خوش آمدید کہا۔میز پر کتابوں کا ڈھیر اور آپ کچھ لکھنے میں مصروف۔خاکسار نے اپنے آنے کی وجہ بتائی کہ خاکسار تاریخ احمدیت ضلع چکوال لکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔آپ براہ کرم راہنمائی فرمادیں۔

آپ کو یہ سن کر ایک حقیقی خوشی محسوس ہوئی اور مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔خاکسار نے بتایا کہ میں گاؤں دوالمیال کا رہنے والا ہوں اور دوالمیال میں مکرم حافظ شہباز صاحب جن کو دوالمیال میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہے ان کے خاندان سے ہوں اس پر آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نظر آئے اور فرمایا کیا واقعی آپ تاریخ احمدیت ضلع چکوال لکھنا چاہتے ہیں اور آپ کا ارادہ پکا ہے۔کیونکہ یہ بہت زیادہ تحقیق کا کام ہے اور اس کے لئے حوالہ جات اکٹھے کرنے پڑیں گے اور بزرگوں،رفقاء حضرت مسیح موعود کے نام اور واقعات کو جگہ جگہ اور مختلف گاؤں اور لائبریریوں میں جا کر سلسلہ کی کتابوں کو کھنگالنا پڑے گا۔ریکارڈ سیکشن سے پرانی اخبارات۔رسائل اور کتب کو نکال کر ان کی صحیح ورق گردانی کرنی پڑے گی اور حوالہ جات کو اکٹھا کر کے مسودہ تیار کرنا پڑے گا۔کیا یہ کام کرلوگے۔

خاکسار نے انہیں بتایا کہ میرے آباؤ اجداد اور حافظ شہباز صاحب نے اس وقت احمدیت کو قبول کیا جب ہر طرف حضرت مسیح موعود کی مولوی مخالفت کر رہے تھے۔لیکن میرے آباؤ اجداد نے کسی کی پرواہ نہ کی بلکہ حق کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر مخالفت کو گلے لگایا اور اپنے پائے ثبات میں لرزش نہ آنے دی۔اور وہ ارادے کے اتنے پکے تھے کہ دوالمیال میں بے سروسامانی کی حالت میں جب آپ نے ٹھان لیا کہ ہم نے منارۃ المسیح کی طرز کا مینارہ احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں بنانا ہے تو پھر یہ ان کا جذبہ ایمانی تھا اور احمدیت کی لگن تھی کہ انہوں نے وہ مینارہ دو سال کی انتھک محنت اور جذبہ کی لگن سے 1929ء میں حضرت مولوی کرمداد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور پہلے امیر جماعت احمدیہ دوالمیال کی قیادت میں تعمیر کر کے دکھا دیا۔

مخالفتوں اور ابتلاؤں کے دور میں ہمیشہ ثابت قدم رہے اور آخری دم تک احمدیت کے علم کو بلند رکھا ۔میرے میں بھی انہیں بزرگوں کا خون ہے جو احمدیت کے لئے آن سے جینا جانتے تھے اور جنہوں نے احمدیت کی خاطر بہت قربانیاں دیں۔جنہوں نے احمدیت کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا ہوا تھا۔اور جن کی قربانیوں کے پھل ہم کھا رہے ہیں۔میں نے مصمم ارادہ کیا ہوا ہے کہ ان بزرگوں کے واقعات کو اکٹھا کر کے تاریخ احمدیت انشاء اللہ ضرور لکھوں گا۔خاکسار کے اس جواب پر آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا اگر آپ کے ارادے پختہ ہیں اور یقین محکم ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس مقصد میں کامیاب کرے گا۔اب کاغذ پنسل لے لو اور سامنے بیٹھ جاؤ۔

پھر مجھے بہت حیرانی ہوئی۔کہ آپ نے زبانی ضلع چکوال کے حوالہ جات لکھوانے شروع کر دیئے اور تقریباً پچیس منٹ تک لگا تار آپ مجھے حوالہ جات لکھواتے رہے۔میں لکھتے ہوئے ذہن میں سوچ رہا تھا کہ آپ واقعی تاریخ احمدیت کے انسائیکلوپیڈیا ہیں۔اور مجھے آپ کی یادداشت پر رشک آنے لگا۔ کہ ایسے واقعات جو مرکز یا خلفاء کے متعلق ہوں وہ تو یوں یاد ہونے چاہئیں۔کہاں ضلع چکوال پھر اس کو مختلف گاؤں کے رفقاء حضرت مسیح موعود کے نام آپ کو نہ صرف یاد بلکہ ان اخباروں، کتب اور رسائل کے نام ان کی تاریخ،سن اور یہاں تک آپ نے حوالہ جات مجھے لکھوائے کہ ضلع چکوال کے گاؤں کا نام، رفیق حضرت مسیح موعود کا نام،اخبار کا نام تاریخ سن اور ساتھ صفحہ نمبر اور کالم نمبر تک لکھوایا۔جب میں لکھ رہا تھا تو ساتھ آپ کے لئے دل سے دعائیں نکل رہی تھیں۔

آپ نے مجھے ضلع چکوال کے بہت سارے رفقاء حضرت مسیح موعود کے حوالہ جات سے لاد دیا۔ ضلع چکوال کے مباحثات و مناظرات،اور خاص کر حضرت مولوی کرمداد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور پہلے امیر جماعت احمدیہ دوالمیال کے بارے میں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا۔اور ضلع چکوال کے ایسے ایسے گاؤں کا ذکر فرمایا جن کو اس وقت کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔اور اس کے بعد فرمایا کہ جس طرح تمہارے ارادے مصمم ہیں اب ان ارادوں کو متزلزل نہیں ہونے دینا۔یہ ایک بہت ہی اہم کام ہے جس کا تم نے بیڑا اٹھایا ہے۔اور اس کام کو مکمل کرنا ہے اور ادھورا نہیں چھوڑنا۔یہ تم وہ کام کرنے چلے ہو جو آنے والی نسلوں پر ایک احسان ہوگا اور ضلع چکوال کے رفقاء حضرت مسیح موعود کی حیات اور واقعات اور ان کے کار ہائے نمایاں اور احمدیت کے لئے ان کی قربانیاں نئی نسل کے لئے مشعل راہ ہوں گی۔میری دعائیں ہمیشہ تمہارے سنگ ہیں اور کسی وقت بھی میری ضرورت پڑے تو بلا جھجک تم میرے پاس آؤ میں حاضر ہوں۔

اور فرمایا اب کمر یں کس لو اور ریکارڈ سیکشن میں جا کر اخبارات،رسائل اور کتب میں سے حوالہ جات نکال کر اپنے نوٹس بنانے شروع کر دو اللہ تعالیٰ تمہاری ان کوششوں میں برکت ڈالے اور اس کام کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین) پھر فرمانے لگے اس راستے میں رکاوٹیں بھی آئیں گی۔مختلف باتیں بھی سننی پڑیں گی ہمت نہ ہارنا اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیشہ ایسے کام کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔اب اپنی منزل کا تم نے تعین کرلیا ہے اب اپنی منزل کو پانے کے لئے مسلسل تگ و دو اور مساعی ضروری ہے۔ہمیشہ منزل وہی پاتا ہے جس کو منزل ملنے کا مکمل یقین ہوتا ہے تم تو حضرت مسیح موعود کے سپاہی ہو تم نے ہمت نہیں ہارنی منزل تمہارے قدم چومے گی۔اب اپنا سفر شروع کر دو خدا تمہارا حامی و ناصر ہو(آمین) اس کے بعد نہایت گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور میں ایک نئی امنگ لئے آپ کے دفتر سے باہر آیا۔

میں آج بہت خوش تھا کیونکہ میرا آدھا کام تو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے کر دیا تھا۔پھر اس کے بعد آپ سے ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں اور آپ سے خط و کتابت بھی ہوتی رہی۔اور آپ اپنے مشفقانہ مشوروں اور رہنمائی اور نصائح سے نوازتے رہے۔غرض یوں آپ کی راہنمائی میں کام چلتا رہا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں،خلیفہ وقت کی دعاؤں،معاونین کی معاونت اور بزرگوں کی شفقتوں اور مولانا صاحب کی رہنمائی کی بدولت ستمبر 2009ء کو ''ضلع چکوال تاریخ احمدیت'' 763 صفحات پر مشتمل اور تقریباً 100 کے قریب رفقاء اور دوسرے بزرگوں،امراء جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال اور مختلف اجلاسات وغیرہ کی تصاویر سے مزین، خوبصورت جلد شائع ہوگئی۔

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت تھے۔اور آپ کو تاریخ احمدیت کا تقریباً ہر واقعہ اور رفقاء حضرت مسیح موعود کے واقعات ازبر تھے اور حوالہ جات تک یاد تھے۔ایسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔اور ایسے لوگوں کا خلا مشکل سے بھرا جا سکتا ہے۔تاریخ احمدیت کو اکٹھا کر کے مرتب کرنے میں جو آپ نے کردار ادا کیا ہے اور جس جانفشانی سے اس کام کو سرانجام دیا ہے یہ باعث صد تحسین ہے۔اور ان کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس جمعہ میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے کارناموں پر خراج تحسین پیش کیا تھا تو اس وقت میرے ذہن میں وہ لمحات گھومنے لگے جب آپ نے مجھے سامنے بٹھا کر تاریخ احمدیت ضلع چکوال کے حوالہ جات لکھوا دیئے تھے اور میرے دل سے آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے دعائیں نکلیں۔

دعا ہے کہ ہے اللہ تعالیٰ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کو جنت الفردوس کا مکیں بنائے اور آپ کے اہل وعیال کو آپ کا صحیح رنگ میں وارث بنائے۔ (آمین)

مکرم راجہ عطاءاللہ خان صاحب

قدرتی وسائل کا تحفظ

ماحول کسے کہتے ہیں

ان تمام عناصر Factors اور کیفیات Conditions کے مجموعہ جو کسی طور پر بھی زندہ چیزوں کو متاثر کریں ماحول کہتے ہیں۔ اس میں جاندار بھی شامل ہیں اور بے جان بھی جیسے ہوا، پانی، مٹی جن سے زندہ چیزیں متاثر ہوتی ہیں۔

قدرتی وسائل

ماحول کی وہ تمام چیزیں، اسباب، جاندار وجود یعنی مخلوق اور توانائی جو کہ قدرتی طور پر پائی جاتی ہے اور جو انسان کے کام آسکتی ہے۔ قدرتی وسائل کہلاتی ہیں۔ یہ قدرتی وسائل ایک خاص زمانہ یا قابل فہم مستقبل میں انسان کے کام آسکتے ہیں۔ قدرتی وسائل کا سماجی پہلو بھی مدِنظر رکھنا چاہیئے۔

دوسرے لفظوں میں ماحولی نظام کے وہ اجزاء جو نوع انسانی کی بقا اور بہبود کے لئے ضروری ہیں مثلاً خام مال، پیداوار وغیرہ قدرتی وسائل کہلاتے ہیں۔ اس لئے ماحولی نظام اور قدرتی وسائل کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ قدرتی وسائل کے بندوبست سے مراد یہ ہے کہ قدرتی وسائل کا موزوں استعمال خاص قومی مقاصد مدنظر رکھ کر کیا جائے۔

مقاصدِ انتظام

زمین کے استعمال کے طریقوں اور اس کی سطح کو اس طرح پر برقرار رکھنا کہ موجودہ آبادی کی ضروریات اور خواہشوں کو آئندہ نسلوں کی ضروریات کو خطرہ لاحق کئے بغیر پورا کیا جائے۔

سرمایہ اور اس کی اقسام

ہر ایک ملک کا سرمایہ دو طرح کا ہوتا ہے

1۔ انسانی سرمایہ

2۔ قدرتی سرمایہ

انسانی سرمایہ

انسانی سرمایہ میں عوام کا ہنر، کاریگری، تعلیم، تربیت، تہذیب، تمدن اور ٹیکنیکی قابلیت شامل ہیں۔ جن سے قدرتی سرمایہ کو انسان کے قابلِ استعمال بنایا جاتا ہے۔ قدرتی سرمایہ کو تبدیل کر کے انسان کی اقتصادی اور سماجی نظام کی ضرورت کی اشیاء پیدا کی جاتی ہیں۔

قدرتی سرمایہ

قدرتی سرمایہ میں خام مال اور دوسرے نظام شامل ہیں جیسے ماحولیاتی نظام(Live Support System) جس میں زندگی برقرار رکھنے والے تمام عناصر شامل ہیں۔ مثلاً آکسیجن، پانی، خوراک، خام مال۔

اس کے علاوہ قدرتی صفائی کا نظام (Assimilative Capacity) جس میں مفید خدمات یعنی فاضل مادے جذب اور غرق کرنے کی طاقت وغیرہ شامل ہے۔ مثلاً دریا، ندیاں، زمین، ہوا، سمندر وغیرہ اگر ان کی طاقت سے ان پر فاضل مادوں کا زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے تو آلودگی (Pollution) کا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے یعنی کچرا، گرین ہاؤس گیسیں اور CFC وغیرہ سے ہوا، پانی اور زمین کی آلودگی۔

یوں تو قدرتی وسائل کا مضمون بہت وسیع ہے لیکن یہاں ان سے مراد وہ قدرتی وسائل ہیں جن کا استعمال بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ مثلاً مٹی، پانی، ہوا، جنگلات، چراگاہ جنگلی حیات، مچھلیوں کے ذخیرے، دھاتیں، معدنیات، کوئلہ، گیس، پٹرولیم، قدرتی توانائی کے ذریعے (پن بجلی وغیرہ) اور تفریحی ذرائع۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قدرتی وسائل لامحدود اور ناقابل اختتام نہیں ہیں۔ قدرتی وسائل کے بے دریغ استعمال سے دنیا میں ماحولیات کے لئے بہت خطرات پیدا ہوگئے ہیں۔ مثلاً

☆ زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ

☆ اوزون (Ozone) کی تہہ میں کمی

☆ تیزابی بارشیں

☆ ہوا اور پانی کی آلودگی

☆ جانوروں اور پودوں کی کئی اقسام کا دنیا سے ناپید ہو جانا

☆ جنگلات اور مچھلیوں کے ذخائر کی بربادی اور بے حد کمی

قدرتی وسائل کی افادیت

قدرتی وسائل تین طرح سے انسان کے کام آسکتے ہیں۔

1۔ پیداواری

ان میں زمین کی زرخیزی، پودوں اور جانوروں کی استعداد اور صنعت کے لئے خام مال شامل ہے۔

2۔ سماجی اور ثقافتی

اس میں قدرتی نظارے، جمالیاتی رنگ، تاریخی، ثقافتی اور تفریحی مقامات وغیرہ شامل ہیں۔

3۔ طبعی

اس سے بھی انسان کی طبعی بہتری حاصل ہوتی ہے جیسے صاف ہوا، پینے کا پانی، قدرتی آفات یعنی سیلاب، زمین بردگی، طوفان بادوباراں، سونامی وغیرہ سے حفاظت۔

قدرتی وسائل کو عام طور پر مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ قابل تجدید قدرتی وسائل اور غیر قابل تجدید قدرتی وسائل

قابل تجدید قدرتی وسائل

قابل تجدید قدرتی وسائل کی ایک قسم مسلسل روانی والے وسائل ہیں جو کہ کبھی ختم نہیں ہوتے مثلاً سورج کی روشنی، چلتی ہوا یا باد، ہوا کی رُو یا تھرمل وغیرہ۔

قابل تجدید قدرتی وسائل کی دوسری قسم ان وسائل پر مبنی ہے جو حیاتیاتی عمل سے بڑھتے ہیں اور دوبارہ پیدا کئے جاسکتے ہیں یہ انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات پوری کرتے ہیں لیکن ایک خاص درجہ سے زیادہ استعمال کے بعد قابل تجدید نہیں رہتے مثلاً جنگلات، چراگاہ، مچھلیاں اور جنگلی حیات۔ یہ وسائل کئی ملکوں میں ناقابل تجدید وسائل سے زیادہ خطرہ میں ہیں۔ مثلاً افغانستان، پاکستان اور افریقہ کے چند ممالک ہیں۔

ناقابل تجدید قدرتی وسائل

ناقابل تجدید قدرتی وسائل میں وہ قدرتی وسائل آتے ہیں جن کی مقدار متعین ہے اور وہ دوبارہ پیدا نہیں کیے جاسکتے اور استعمال کے ساتھ ساتھ کم ہوتے جاتے ہیں اور آخر کار ختم بھی ہو جاتے ہیں مثلاً معدنیات، دھاتیں، مٹی، گیس، پٹرولیم اور بعض اوقات پانی۔ (وادیِ کوئٹہ میں زیادہ ٹیوب ویل لگانے کی وجہ سے پانی سطح زمین سے 1000 فٹ سے زیادہ گہرا ہو گیا ہے اور ختم ہونے کو ہے۔

نیم قابل تجدید وسائل

نیم قابل تجدید وسائل بھی غلط استعمال سے ناقابل تجدید ہوسکتے ہیں۔

یہ وہ وسائل ہیں جن پر اگر سکت سے زیادہ بوجھ ڈالا جائے تو وہ بالکل ختم بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر حالات کو بروقت درست کرلیا جائے تو ان کی تجدید ہوسکتی ہیں۔ مثلاً زمین کی خاصیتیں یعنی زرخیزی، مٹی کی گہرائی، زرعی زمین میں نمکیات کی مقدار وغیرہ۔ ماحولی نظام کی طاقت برائے جذب کرنا آلودگی اور فاضل مادے۔ زندگی برقرار رکھنے والے نظام کے مختلف عناصر وغیرہ۔

قدرتی وسائل جو کہ ماحولیاتی نظام کا حصہ ہیں مندرجہ ذیل کام سرانجام دیتے ہیں۔

☆ پانی اور ہوا کی صفائی زمینی تقطیری عمل، آلودگی کو دور کرنا

☆ خشک سالی اور سیلاب کی شدت کو کم کرنا

☆ فاضل مادوں کی توڑ پھوڑ کرنا اور ان کی زہریلی خصوصیات کو ضائع کرنا۔

☆ پودوں کے لئے غذائی عناصر کو (Recycle) کرنا۔

☆ سورج کی روشنی کو نامیاتی اشیاء میں تبدیل کر کے کارآمد چیزیں مہیا کرنا (عمل ضیائی)۔

☆ مٹی اور اس کی زرخیزی بنانا اور ان کی تجدید کرنا۔

☆ فصلوں اور پودوں کی زیرہ پاشی کرنا (Pollination)۔

☆ دریاؤں کے بہاؤ کو برقرار رکھنا۔

☆ خام مال پیدا کرنا

☆ قدرتی بیجوں کا پھیلانا اور بکھیرنا

☆ ضرر رساں کیڑوں اور جانوروں کا انسداد۔

☆ جاندار چیزوں کی انواع (Bio-diversity) کو برقرار رکھنا۔

☆ سورج کی نقصان دہ شعاعوں سے محفوظ رکھنا۔

☆ آب و ہوا کو قائم اور برقرار رکھنا۔

☆ درجہ حرارت، ہواؤں کی طاقت اور سمندری لہروں کو قابو میں رکھنا۔

☆ ذوق جمالیات کی تسکین و تفریح کے اسباب، قدرتی مناظر، ذہنی و تخلیقی تحریک، انسانی جذبہ کی ترقی، شاعری، لوک گیت، مہم جوئی، تفریحی مقامات، نظارہ کشی، بہادری وغیرہ کے لئے مواقع مہیا کرنا۔

قدرتی وسائل کے تمام مثبت پہلوؤں اور ان میں بگاڑ سے ہونے والے نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدرتی وسائل کا تحفظ قومی فرض ہے۔ کیونکہ ان سے انسانی بقا وابستہ ہے ان کو ضائع کرنے کے بجائے مربوط طریقہ سے استعمال کرنا چاہیئے۔

قدرتی وسائل کے تحفظ کے لئے مندرجہ ذیل اقدام ضروری ہیں۔

1۔ ضرورت سے زیادہ کسی چیز یا توانائی کا استعمال نہ کرنا۔

2۔ چیزوں اور توانائی کو ضائع ہونے سے روکنا اور ان کا با کفایت اور صحیح استعمال کرنا۔

3۔ اس کا خیال رکھنا کہ ایک قدرتی وسیلہ کی تباہی سے دوسرے قدرتی وسیلے متاثر ہوتے ہیں۔

4۔ پیدا کار (Producer) یعنی پودے اور صارف (Consumer) یعنی جانور دونوں میں توازن رکھنا۔

5۔ قدرتی وسائل کی دوبارہ تجدید میں مدد کرنا نہ کہ ان کے خلاف کام کرنا۔

6۔ قدرتی وسائل کی نکاسی یا کٹائی ان کی تجدیدی قوت کی رفتار کے حساب سے کرنا۔

7۔ قدرتی وسائل کو انسانی مداخلت کی وجہ سے ہونے والے تنزل Degradation سے بچانا۔

8۔ فوری ضرورت پوری کرتے وقت مستقبل کی ضروریات کا خیال رکھنا۔

9۔ اپنی موجودہ ضروریات اس طرح پوری کرنا کہ آئندہ نسلوں کی ضروریات کا خیال رکھنا اور ان کی خاطر قدرتی وسائل کو بچانا۔

10۔ کیڑے مار دواؤں کا کم سے کم اور احتیاط سے استعمال کرنا۔

11۔ فاضل مادے اور کارخانوں کے آلودہ پانی وغیرہ کو ندی نالوں، دریاؤں میں پھینکنے کی بجائے ان کو صحیح طور پر ٹھکانے لگانا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ یوم مسیح موعود

مکرم نور احمد سندھو صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 21 / اگست 2013ء کو بعد از نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ قلعہ کالروالا کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض کے موضوع پر سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت کے بعد مکرم رانا لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود کی آمد کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم بشیر احمد رحمانی صاحب امیر حلقہ قلعہ کالروالا نے تقریر کی اور اختتامی دعا کرائی۔ پروگرام کی مجموعی حاضری 104 رہی۔

تقریب آمین

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی واقفہ نو بیٹی خافیہ اطہر نے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ تقریب آمین مورخہ 25 / اگست 2013ء کو کلاسوالہ احمدیہ بیت الذکر میں منعقد ہوئی۔ مکرم اسامہ ادیب صاحب نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا بھی کروائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کی اہلیہ مکرمہ عظمیٰ اطہر صاحبہ کو ملی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے اور احکامات الٰہی کو زندگی کے ہر پہلو میں مدنظر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالصمد قریشی صاحب نصرت جہاں کالج ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد اسلم صاحب ولد مکرم محمد اکبر افضل صاحب آف راولپنڈی گزشتہ دنوں ایک ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئے تھے ان کی ٹانگ اور گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ ان کا آپریشن متوقع ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے بچائے۔ آمین

کامیابی

مکرم عبدالمجید زاہد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے اعزاز شمیم ولد مکرم شمیم احمد شمیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع عمرکوٹ نے ایس ایس ٹی پبلک سکول راشد آباد سے کیمبرج یونیورسٹی U.K کا امسال O لیول کا امتحان دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس نے پانچ مضامین میں *A، دو مضامین میں A اور ایک مضمون میں B گریڈ حاصل کیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کیلئے یہ کامیابی بابرکت اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 22 مئی 1998ء میں سورۃ محمد آیت 39 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑے اعزاز کا فقرہ ہے۔ اگر آپ غور کریں تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کر کے خدا فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے تمام عالم (۔) میں کسی پر صادق نہیں آتی ...... ھؤلاء کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کر دیا۔ سنو! سنو تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو...... لیکن یاد رکھو کہ اگر بخل سے کام لوگے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہوگے۔ تمہیں اس بخل کا کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کر دے گا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان جو پہنچنا تھا پہنچا مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے۔

(روزنامہ الفضل 3 / اگست 1998ء)

احباب وخواتین سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مد امداد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(ماخوذ)

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆پہلے کمرشل مائیکروویو اوون کا نام 1161 ریڈارینج تھا۔ یہ ریفریجریٹر جتنا بڑا تھا۔

☆آئیڈیل ٹوائے کمپنی نے پہلی مرتبہ ٹیڈی بیئر کی وسیع پیمانے پر تیاری شروع کی تھی۔

☆آسٹریلیا میں برگر کنگ ہنگری جیکس کہلاتا ہے۔

☆ٹائی ٹینک نامی جہاز کی سیٹیاں 11 میل دور تک سنائی دیتی تھیں۔

☆رھوڈ آئی لینڈ میں سفری گھروں کے (موبائل ہومز) پارک میں قیام کے دوران مرغیاں پالنا غیر قانونی ہے۔

☆سارا ٹوگا، فلوریڈا میں شب خوابی کے لباس میں گانا غیر قانونی حرکت ہے۔

☆مگرمچھوں کی 26 اقسام میں ایسچورین قسم کے مگرمچھ سب سے بڑے ہوتے ہیں۔

☆15ویں صدی تک انگریزی زبان میں اعراب کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

☆قدیم یونان میں 30 سال کی عمر تک شادی نہ کرنے والے مرد ووٹ کے حق سے محروم کر دیئے جاتے تھے اس کے علاوہ ایتھلیٹ مقابلے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔

☆اَواکاڈو نامی پھل میں دوسرے پھلوں کے مقابلے میں حیاتین ج کے علاوہ سب سے زیادہ پروٹین ہوتی ہے۔

☆اندازاً دنیا کی ایک تہائی آبادی اپنی انگلیاں نہیں چٹخا سکتی۔

☆سائبیریا کا مطلب خُفتہ یا سوئی ہوئی زمین ہے۔

☆سونے کی کانوں سے تمام سونا نکال لینے کی صورت میں دنیا کے ہر شخص کے حصے میں 20 کلو سونا آئے گا۔

☆کلاؤن فش (بھانڈ مچھلی) اپنی جنس تبدیل کر سکتی ہے۔ بچے دینے والی مچھلی کی موت کی صورت میں نر مچھلی اپنی جنس تبدیل کر کے بچے پیدا کرنے لگتی ہے۔

☆1857ء تک امریکا میں تمام بیرونی ملکوں کے دھاتی سکّوں کو قانونی سکے کی حیثیت حاصل تھی۔

☆نیپال میں گائے کا گوبر دوائی کے مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

☆امریکی ریاست فلوریڈا انگلستان سے بڑی ہے۔

☆چوہا، اونٹ سے زیادہ عرصے تک پانی کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔

☆انگریزی زبان میں سب سے زیادہ حرف ''ی'' اور سب سے کم حرف ''کیو'' استعمال ہوتا ہے۔

☆75 سال کی عمر تک انسانی قلب 3،122000000 گیلن خون پمپ کر سکتا ہے جس سے ایک آئل ٹینکر کو 46 مرتبہ بھرا جاسکتا ہے۔

☆سیئٹل واشنگٹن میں چھ فٹ سے زیادہ طویل ہتھیار کو چھپا کر لے جانا غیر قانونی ہے۔

☆پینگوئن ہوا میں چھ فٹ تک اُچھل سکتے ہیں۔

☆بالکل خالص سونا اس قدر نرم ہوتا ہے کہ اسے ہاتھ سے موڑا اور ڈھالا جا سکتا ہے۔

☆وائٹ ہاؤس میں ٹیلے گراف کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے ابراہم لنکن کو سڑک پار واقع محکمۂ جنگ کے دفتر جانا پڑتا تھا۔

☆امریکا کی ایلی نوائے ریاست میں انگریزی بولنا غیر قانونی ہے، وہاں کی سرکاری زبان صرف امریکن ہے۔

☆گرگٹ کی زبان اس کے جسم سے دوگنا طویل ہوتی ہے۔ (ہمدرد صحت، مارچ 2009ء)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران اور احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سوالات خطبہ جمعہ

2/ اگست 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ کہاں ارشاد فرمایا؟
س: حضور انور نے لفظ ''فواحش'' کے کیا معانی بیان فرمائے ہیں؟
س: مرد اور عورت کے ناجائز تعلقات کے کیا کیا نقصانات بیان کئے گئے ہیں؟
س: حضور انور نے پردے سے متعلق (دین حق) اور بائبل کی تعلیم کا موازنہ کس طرح کیا ہے؟
س: جو لوگ غیر فطری ہم جنسوں کی شادیوں کے بھیانک جرم میں مبتلا ہیں ان کو حضور انور نے کیا تنبیہ فرمائی ہے؟
س: حضور انور نے دنیا کو تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کے لئے ایک احمدی کی کیا ذمہ داریاں بیان فرمائی ہیں؟
س: حضور انور نے لفظ قتل کی وضاحت کرتے ہوئے اس کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟
س: سزا کی اصل غرض کیا ہے؟
س: سزا دینے یا بدلہ لینے کا اختیار کس کو ہے؟
س: ''یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے اس طریق کے جو اچھا ہو'' (الانعام: 153) کے مضمون کو بیان کریں؟
س: قرآن کریم میں یتامیٰ کا مال کھانے والوں کی کیا سزا بیان کی گئی ہے؟
س: حضور انور نے آیت ''یہاں تک کہ وہ (یتیم) اپنی بلوغت اور مضبوطی کی عمر کو پہنچ جائیں'' (الانعام:52) کی وضاحت میں کیا فرمایا؟
س: حضرت مسیح موعود نے کمزوروں اور یتیموں کے حق اور پرورش کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟
س: حضرت مسیح موعود نے عرب میں یتامیٰ کے مالی محافظوں کا کیا طریق بیان فرمایا؟
س: حضور انور نے ''انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پورے پورے دو'' (انعام:152) کے حوالے سے کیا فرمایا؟
س: آنحضرت ﷺ نے جنس بیچنے والوں کو کیا فرمایا ہے؟
س: ماپ تول کو انصاف سے پورا کرنے والے تاجر کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟
س: حضور انور نے ابتدائی مسلمانوں کی امانت اور دیانت کا معیار بیان کرتے ہوئے کونسا واقعہ بیان فرمایا؟
س: ہندوستان کے چاول کی مارکیٹ پر قبضہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟
س: خرید و فروخت میں خیر و برکت کے لئے آنحضرت ﷺ نے کیا طریق بیان فرمایا؟
س: ایک (مومن) کا تجارتی امانت کا کیا معیار بیان فرمایا گیا ہے؟
س: سچے اور دیانت دار تاجر کا کیا مقام بیان فرمایا گیا ہے؟
س: حضور انور نے خطبہ کے آخر پر ہمیں کونسے جائزے لینے کی تاکید فرمائی ہے؟

خبریں

خلا سے زمین پر لیکچر چین کے خلابازوں کی ٹیم نے خلا سے زمین پر موجود بچوں کو سائنسی معلومات سے بھرپور لیکچر دیا جسے تقریباً 60 ملین اساتذہ اور طلباء نے براہ راست سنا، خلا میں سیارے، ستارے اور کوئی چیز کیسے معلق رہ سکتی ہے چینی بچوں نے 51 منٹ کے خلائی لیکچر میں یہ جان لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق چین میں خلا بازوں کا براہ راست لیکچر نشر کیا گیا جسے زمین پر موجود بیجنگ کے خصوصی کلاس روم میں 330 بچوں نے اٹینڈ کیا جبکہ چین بھر میں 80 ہزار سکولوں میں موجود 60 ملین اساتذہ اور طلباء نے اس لیکچر کو براہ راست سنا۔ لیکچر میں خلا بازوں نے خلا میں زندگی اور کام کے بارے میں طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔

(روزنامہ دنیا 21 جون 2013ء)

خطرناک مینڈک کی افزائش دنیا بھر میں اب تک متعدد اقسام کے مینڈک دریافت ہو چکے ہیں جن میں کئی سائز میں انتہائی چھوٹے تو کئی بیک وقت مختلف رنگوں میں ہوتے ہیں جبکہ مینڈک کی کئی قسمیں ایسی ہیں جو وقت کے ساتھ ناپید ہوتی جا رہی ہیں، ایسا ہی ایک مینڈک برازیل میں پایا جاتا ہے جو خطرناک ترین مینڈکوں میں شمار ہوتا ہے، چھوٹے سائز کا نیلے رنگ کا یہ مینڈک اتنا زہریلا ہے کہ اس کے زہر سے 10 افراد ہلاک ہو سکتے ہیں تاہم اس کی نسل تیزی سے ختم ہو رہی ہے اور سائنسدانوں نے اسے بچانے کیلئے لیبارٹری میں اس کی افزائش کر لی ہے۔

(روزنامہ دنیا 21 جون 2013ء)

3 ڈالر کے لئے ڈکیتی امریکہ میں ڈکیتی کا انوکھا واقعہ پیش آیا جہاں ایک شخص صرف 3 ڈالر کیلئے ایک گھر میں گھس گیا، بتایا گیا ہے کہ 26 سالہ ڈیمیٹرک اور لینڈو نامی شخص پہلے ایک گھر کے باہر کافی دیر کھڑا رہا، پھر اس نے کھڑکی توڑی اور اندر گھس کر گھر کی مالکن سے 3 ڈالر کا مطالبہ کر دیا، خاتون نے ڈر کر پولیس کو ٹیلی فون کر دیا جس پر اس شخص نے غصے میں آ کر اس کے گھر میں توڑ پھوڑ شروع کر دی اور مسلسل 3 ڈالر مانگتا رہا، پولیس نے موقع پر پہنچ کر مذکورہ شخص کو گرفتار کر لیا اور اس کے خلاف ڈکیتی کا مقدمہ درج کر لیا۔

(روزنامہ دنیا 21 جون 2013ء)

نابینا افراد کو دنیا دکھانے والی ڈیوائس تیار
برطانوی سائنسدانوں نے ایک ایسی ڈیوائس تیار کرنے کا دعویٰ کیا ہے جس کی مدد سے کان آنکھوں کا کام بھی کریں گے، اس انوکھی ڈیوائس کے ذریعے نابینا افراد اپنے کانوں کی مدد سے دنیا کو دیکھ سکیں گے۔ سائنسدانوں کے مطابق اس ڈیوائس کے ذریعے دماغ کو ایسی تربیت دی جا سکتی ہے کہ وہ مختلف چیزوں کی آواز کو سن کر انہیں حقیقی شکل میں نابینا افراد کو دکھا سکے گا، سائنسدانوں نے اس سلسلے میں کئی تجربات کئے اور لوگوں کو آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر چیزوں کی شناخت بھی کرائی۔

(روزنامہ دنیا 12 جولائی 2013ء)

ڈرون کا فائدہ امریکہ میں ایک ڈرائی کلینز کمپنی نے ایک دلچسپ سروس کا آغاز کیا ہے جس کے تحت ڈرون لوگوں کے دھلے ہوئے کپڑے ان کے گھروں تک پہنچائے گا۔ فلاڈلفیا کی مانیونک کلینز نامی کمپنی نے شہر کی پرہجوم ٹریفک کے باعث تاخیر سے بچنے کیلئے اس انوکھی سروس کا آغاز کیا ہے۔ کمپنی کے مالک ہیری کا کہنا تھا کہ روایتی طریقہ کار کو ڈرون سے تبدیل کرنے کیلئے کافی وقت درکار ہے تاہم یہ کچھ ہلکے کپڑوں جیسے پینٹ اور شرٹ کی بروقت ڈیلیوری کے لئے بہترین طریقہ ہے۔ یہ ڈرون کچھ ہلکے کپڑوں کو ہی گھروں تک پہنچا پائے گا تاہم پھر بھی ہنگامی حالات کے لئے یہ اچھا حل ثابت ہو سکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 12 جولائی 2013ء)

☆..........☆..........☆

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔اگست	
طلوع فجر	4:14
طلوع آفتاب	5:40
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38

مہنگائی کا زمانہ ہے لیکن سیل پر تو جانا ہے
سیل۔سیل۔سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ +92476213312

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
بوتیک و فینسی ورائٹی کا مرکز
نیز مردانہ کپڑے کی زبردست ورائٹی دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
الطاف احمد اٹھوال: 0333-7231544

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری
جرمنی + بیلجیئم + ہالینڈ + سویڈن + امریکہ + کینیڈا + آسٹریلیا اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر حیرت انگیز کمی
72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت بھی ہے
یورپ کے پارسل پر ٹیکس نہ لگنے کی گارنٹی
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
گولبازار نزد مسلم کمرشل بینک ربوہ فون: 047-6214955
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

FR-10